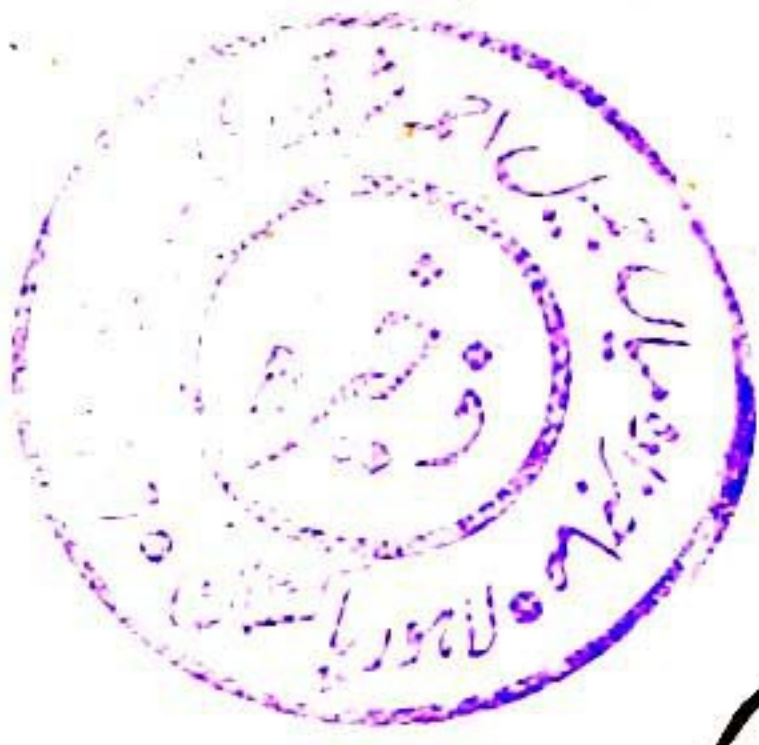


کلیاں چاند ستارے



ریاض احمد قادری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

25

کلیاں چاندستارے

(بچوں کی شاعری)

ریاض احمد قادری

احسن پبلی کیشنز فیصل آباد

ضابطہ

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب	: کلیاں چاند ستارے
شاعر	: ریاض احمد قادری
صفحات	: 112
تاریخ اشاعت	: 14 - اگست 2005ء
تعداد	: ایک ہزار
کمپوزنگ و سرورق	: محمد جاوید اطہر 0333-6591401
طابع	: سلیم نواز پریس، گول امین پور بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-2644382
جلد ساز	: محمد شہزاد، محمد اصغر، محمدی چوک، غلام محمد آباد۔ فون: 2696908
اہتمام	: احسن پبلی کیشنز، چاندنی چوک، غلام محمد آباد۔ فیصل آباد۔
قیمت	: 100/- روپے عام ایڈیشن
	: 100/- روپے مجلد لائبریری ایڈیشن

ملنے کے پتے

ہیلو بکس، نژوالہ چوک، فیصل آباد، پاکستان۔ فون: 041-2613449

الائیڈ بک کمپنی، امین پور بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-2629312

کتاب مرکز، امین پور بازار، فیصل آباد۔ فون:

چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز، اردو بازار، لاہور۔

انتساب



بچوں کے عظیم شاعر، نقاد، دانشور اور ماہرِ تعلیم
پروفیسر عظمت اللہ خان عظمت مرحوم و مغفور

کے نام

جو 27 دسمبر 2001ء کو ہم سے

ہمیشہ کے لئے چھڑ گئے

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے

اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

(آمین)

کوائف نامہ

ریاض احمد قادری	:	نام
غلام نبی مغل مرحوم و مغفور	:	ولدیت
۶ مئی ۱۹۶۵ء	:	سن پیدائش
ایم۔ اے (انگلش)، بی ایڈ۔	:	تعلیم
ایم۔ اے (اُردو)	:	
لیکچرر	:	مصروفیت

شعبہ انگریزی زبان و ادب
گورنمنٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد۔

پتہ برائے رابطہ

مکان نمبر 39/E چاندنی چوک، غلام محمد آباد، فیصل آباد۔

فون :- 041-2681473

موبائل :- 0300-6645573

0321-6645573

حسن ترقیب

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
35	ہمارے شاعر مشرق	19
37	قائد اعظم	20
39	کربلا کے سب شہیدوں کو سلام	21
41	سائنس	22
43	سلام اے قائد اعظم	23
45	سچائی اور سچ	24
46	ہمارا مکتب	25
47	خوشامد	26
48	عینک	27
49	نیکی کی باتیں	28
50	ہماری کتاب	29
51	محبت	30
52	کتاب	31
53	میرے ارادے	32
54	لو بھئی آ گیا امتحان	33
55	لاچ	34
56	حسد	35
57	بچے	36
58	خاموشی	37
59	وطن پیارا	38

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
9	ادب اطفال میں ایک گراں قدر اضافہ شیخ حمید تبسم	1
13	با عمل آدمی عظمت اللہ خان	2
15	کلیاں چاند ستارے پر اک نظر محمد افسر ساجد	3
16	کلیاں چاند ستارے پھول حکیم محمد رمضان اطہر	4
18	حمد باری تعالیٰ	5
19	نعت مصطفیٰ ﷺ	6
20	اپنا دین اسلام ہے	7
21	ماہ رمضان المبارک	8
22	عید آرہی ہے	9
24	مبارک عید قربان ہو	10
25	عید کی خوشیاں مناؤ دوستو	11
26	صفائی	12
27	نماز	13
28	سچ سے ناٹھ جوڑو بچو	14
29	زکوٰۃ	15
30	قرآن ہی تو ہے	16
31	مسجد	17
33	وطن کے شہیدوں کو میرا سلام	18

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
86	دیس پہ قرباں	59
88	راج دلارے	60
89	مدرسہ	61
91	چاندتارے	62
93	اچھے بچے	63
95	بچے کتنے پیارے	64
96	بچے پھول ہیں	65
97	ماں اللہ کی رحمت	66
98	باپ	67
99	درخت	68
101	نیا سال آیا	69
103	پیاری ماں	70
104	ماں اللہ کی نعمت	71
105	گلشن کی مہربان	72
107	مٹا خان	73
109	چڑیا	74
111	رضا کار	75
	☆☆☆☆☆	

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
60	آپہنچا ماہ رمضان	39
61	آزادی کا جشن مناؤ	40
63	اے دیس	41
64	مینا پاکستان	42
65	قدرت کا انعام	43
66	ہاتھی	44
68	احسن	45
70	ماں	46
71	اے وطن	47
72	گڑیا	48
73	احسان	49
75	اسرار	50
77	اباجان	51
78	بارش	52
79	نہے سے بچے	53
81	موم بتی	54
82	طوطا	55
83	توصیف	56
84	محنت	57
85	تتلی	58

ادبِ اطفال میں ایک گراں قدر اضافہ

یہ ایک عالم گیر حقیقت ہے کہ بچوں کے لئے کچھ تخلیق کرنے کے لئے بچہ بننا پڑتا ہے اور خود کو بچوں کے ذہن کی سطح پر لانا پڑتا ہے تب بچوں کا ادب تخلیق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے ادیب کی دیگر بہت سی خوبیوں سمیت ایک خوبی اس کی تحریر کا آسان اور عام فہم ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ لہذا بچوں کے لئے لکھنے والے کسی ادیب اور شاعر کی تحریر پر تبصرہ سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا اس میں مندرجہ بالا خوبیاں موجود ہیں۔ میرے سامنے ریاض احمد قادری کی کتاب ”کلیاں چاند ستارے“ موجود ہے جس کا میں نے مطالعہ کیا۔ ریاض قادری نے جب پہلی تحریر لکھی تھی اس کی شخصیت کا مطالعہ میں تب سے کر رہا ہوں۔ بچوں کے لئے شائع ہونے والی تحریروں کو میرے بچوں کے رسالہ ”بچوں کی باجی“ میں چھپنے کا موقع ملا اور ایڈیٹر کی ڈاک میں آنے والے قارئین کے خطوط کے ذریعہ مجھے اندازہ ہوتا تھا کہ لا تعداد پڑھنے والوں کا اعتماد ریاض قادری کو حاصل ہے۔ انہوں نے اپنی پہلی نثری تحریر میرے رسالے کے لئے 1978ء میں لکھی بعد میں شاعری کی اور پھر شاعری میں عروض کی باریکیوں کو سمجھنے کے بعد باقاعدہ شاعری شروع کی۔ نعتیں لکھی اور لا تعداد لکھیں نیز نعتوں کا مجموعہ بھی شائع کیا۔ اس طرح زیر مطالعہ کتاب اچانک چھپنے والی کوئی کتاب نہیں ہے بلکہ جس وقت ان کی تحریر میں پختگی آئی تجربے اور مہارت کی آمیزش ہوئی ہم اس وقت ان کی موجودہ تحریر پڑھ رہے ہیں۔

ریاض احمد قادری نے جب اپنی نعتوں کی کتاب پر انعام حاصل کیا۔ مجھے خوشی ضرور ہوئی تھی مگر اس قدر نہیں جس قدر بچوں کی کتاب لکھنے پر ہوئی ہے کیونکہ بچوں کو ادب کا لحاظ سے ہم نے لاوارث کر دیا ہوا ہے۔ ریاض احمد قادری نے بچوں کے لئے لکھنا شروع کیا۔

کیا تھا اگر یہ اپنا قرض اتارنا چاہتے تھے تو پہلی کتاب بھی بچوں کے لئے لکھنی چاہئے تھی
بہر حال دیر آید درست آید کے مصداق ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔

میں یہاں بچوں کے ادب کے المیوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے بڑا
المیہ تو یہ ہے کہ بابائے اردو مولوی عبدالحق کے جانشینوں نے ان کی وفات کے بعد اس
طرف توجہ نہیں دی۔ اردو زبان کے فروغ کے سلسلہ میں مولوی عبدالحق بازار میں لگے
ہوئے سائن بورڈوں تک کو اردو میں دیکھنا چاہتے تھے اور پھر زبان سکھانے، صحت مند
رکھنے اور اس کے فروغ کے لئے زمانہ بچپن کا انتخاب زیادہ مؤثر ہوتا ہے صد افسوس کہ اسی کا
فقدان رہا۔ ہاں چند کتابیں ادارہ فروغ اردو نے بچوں کے لئے شائع کیں مگر وہ بھی بے
مقصد رہیں یا ان کی اشاعت میں تسلسل نہ رہا اور بابائے اردو مولوی عبدالحق کا خواب ادھورا
ہی رہا۔ دوسرا المیہ بچوں کے ادب کے ساتھ یہ ہوا کہ بچوں کے ادب کو متنازعہ بنا دیا گیا اور
اس کو بعض ناقدین نے بلا جواز ادب تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ حالانکہ بہت بڑے
بڑے نام ماہنامہ ”کھلونا“ دہلی اور ماہنامہ ”بچوں کی باجی“ لاہور ہی سے بچوں کی نگارشات
کے باعث مشہور ہوئے نیز بعد میں ادب عالیہ میں اعلیٰ مقامات حاصل کر سکے۔ ان
المیات کی کئی وجوہات ہیں جو کسی اور وقت بیان کی جاسکتی ہیں فی الحال ریاض احمد قادری کی
کتاب ہمارے پیش نظر ہے۔ ریاض احمد قادری نے بچوں کی نظمیں کہنے میں پورا پورا
انصاف کیا ہے۔ انہیں پڑھ کر بچے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ ان کی ذہنی پرورش ہو
گی۔ نئے نئے الفاظ کا ذخیرہ ملے گا اور شعر پڑھنے سننے اور کہنے کا شعور اور رہنمائی بھی ملے
گی نیز ذوقِ سلیم کی تربیت ہوگی۔

ریاض احمد قادری کی نظمیں عصر حاضر کے بچوں کے لئے ایک تازہ پھول کی مانند
ہیں جو ان کے اذہان کو علم کی خوشبو سے معطر کریں گی اور زبان اردو کی خدمت بھی کریں گی۔
کلیاں چاند ستاریہ

بچوں کا ادب ہی قدیم ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی زبان جنم لیتی ہے تو بچوں کا ادب بھی ساتھ ہی جنم لے لیتا ہے اس لئے بچوں کے ادب کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی پرانی کوئی زبان۔

اساطیری ادب کے زمانہ کے قلم کاروں کے نام تو تاریخ نے محفوظ کئے ہیں جبکہ بچوں کی کہہ مکرئیاں، لوریاں، پہیلیاں اور کاغذ کی ایجاد سے پہلے کہانیاں سنانے والوں کے نام بھی یاد نہیں ہیں اور وہ سب ایک لوک ورثہ کے طور پر سینہ بہ سینہ بزبان نانی، دادی بیڈ ٹائم سٹوری یا اقوالِ زریں کی اشکال میں ہمارے ادب اور روایات میں محفوظ رہتے ہیں مگر فی زمانہ کتاب سے دوری۔ نظریاتی گروپ بندیاں اور الیکٹرانک میڈیا کی ایجاد کے باعث سماجی پس منظر میں جنم لینے والے رویوں اور رجحانات کی اقدار تبدیل ہو چکی ہیں۔ دوسری طرف ادب کی ایک مخصوص شائستہ زبان کے بجائے ہر بھاشا میں ایک ایسی بے تکلف فکری زبان فروغ پا رہی ہے جو اظہار کے لطیف اور مؤثر لہجہ کے بجائے گرائمر اور محاوروں کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بے باکانہ، بے تکلف اور غیر شائستہ انداز اپنا رہی ہے اور یہ تبدیلی اصل میں ہمارے اندازِ فکر کی تبدیلی کی وجہ سے ہے۔ جس سے اخلاق اور ذوقِ سلیم کی تربیت کے تقاضے پورے کرنے کے بجائے بچوں کے ادب کو جنسی بے راہ روی اور بے ہودگی کا بے باکانہ رویہ اپنانے کی ترغیب ملتی ہے۔ ان حالات میں اساتذہ کی عدم توجہی اور تحقیق کے فقدان نے نئے نئے مسائل پیدا کئے ہیں اور چائلڈ لیبر، بچوں کا اغوا، جنسی تشدد، گلف میں اونٹوں کی دوڑ جیسے بچوں کے مسائل پر دنیا بھر میں جو تحریری اور تحقیقی کام ہو رہا ہے یا جو اب تک ہو چکا ہے۔ افسوس اس میں ایشیائی قلم کار، ہم نوائی یا عملی کام کرنے کی جستجو نہیں کر رہے بلکہ پہلے سے کئے گئے کام پر ہی کلر کی کئے جا رہے ہیں اور اب تک بچوں کے ادب میں دیومالائی قصوں کو شوق سے پڑھا اور لکھا جا رہا ہے۔ جبکہ گلوبل ویلج کے نیولائف سٹائل نے بچوں کے لئے تقریر و تحریر کے مضامین میں وسعتیں پیدا کی ہیں۔

انسان سے انسان اور زبان کے درمیانی فاصلے گھٹائے ہیں جیسا کہ حال ہی میں پاکستانی طلباء نے کینیڈا میں اس سال ناشائستہ موضوع پر مشتمل مذاکرہ جیت کر بچوں کے تخلیقی رویوں کو ایک نیا موڑ دیا ہے۔ بچوں کے قلم کاروں میں بے تکلفانہ طور پر بچوں سے متعلقہ نئے نئے موضوعات پر تحریر و تقریر کے رجحانات کے فروغ پانے سے پاکستان (جو مسلم قومیت کا خطہ ہے) میں بچوں کے ادب میں مزاحمتی اور احتجاجی ادب کے وجود پانے کے امکانات روشن ہو رہے ہیں۔ ان بدلتے ہوئے حالات میں بچوں کا ادب تخلیق کرنے والے ادبا، شعرا اور ناقدین پر نئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کہ وہ روایتی ڈگر سے ہٹ کر نئے تقاضوں کے مطابق ادبِ اطفال میں اپنی نگارشات کا اضافہ کریں جو بچے کو بچہ ہی رہنے دین قبل از وقت اس کو ذہنی بالغ ہونے سے بچائیں۔ ریاض احمد قادری، سید علی شبنم کارواری اور عصر حاضر کے دیگر قلم کاروں سے معیاری تحریریں لکھنے کی توقعات رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ریاض احمد قادری کا بچوں کے کلام پر مشتمل یہ مجموعہ کلام بھی بچوں کے ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہو اور اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ادبِ اطفال میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

(آمین)

شیخ حمید تبسم

565/B غلام محمد آباد، فیصل آباد

فون: 041-682026



با علم آدمی

یاد پڑتا ہے کہ ان پر بعض اور احباب کی طرح ہم نے کالم لکھا ہے مگر ان کی آج کی ملاقات نے ہمیں پھر ان کے بارے میں کچھ عرض کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور مجبوری بھی تو تحریک تقریر یا تحریک تحریر ہوا کرتی ہے یہی مجبوری میر تقی میر بھی زندگی بھر نہ بھول پائے۔

ریاض احمد قادری پر لکھنا ہماری مجبوری سہی کہ (زندگی جبر ہے اس دور میں فریاد نہ کر) لیکن یہ مجبوری خدا اور بندے کے ”درمیان والی“ نہیں کہ زیادہ سنجیدگی اختیار کی جائے یا اپنے سپاٹ چہرے کو متفکر بنایا جائے ویسے بھی ہم بے تکلف سے آدمی ہیں (یہ یاد رہے عورت نہیں) اس لئے ہم اپنے کسی مسئلے کو اتنا گھمبیر کیوں کریں کہ وہ مجبوری کی روش کا روڑا ہو جائے اور یہ بات ہر ادب پسند جانتا ہوگا کہ ”ادب والے“ روڑوں، کنکروں، پتھروں اور اینٹوں سے بہت گھبراتے ہیں کہ یہ بلیات (بلی کی جمع نہیں) سر بھی پھاڑتی ہیں اور سینے بھی زخمی کرتی ہیں اور ہم اتنے عقل مند ہیں کہ اپنے وجود کو کرچی کرچی کرنا نہیں چاہتے چاہے کراچی میں رہیں یا کلاچی نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ اب آپ ہم سے شعر سنیں گے ہم کیا کریں جب یاد آ جائے تو کیوں نہ سنائیں کیوں نہ لکھیں کہ آخر ذوق بھی تو کوئی چیز ہے جو ہمارے خیال میں موم سے زیادہ ملائم اور ہلا کو کے گھوڑے کی سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ شعر زیب قرطاس کرنے کا جرم کرتے ہیں۔ حسب ہمت برداشت کر ہی لیں گے۔

لاٹھیاں یوں نہ اٹھاؤ ہم پر
ہم چٹانیں تو نہیں ہیں لوگو

بہت لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہر وقت مصروف رہتے ہیں انہیں یہ بھی غلط فہمی (خوش فہمی نہیں) رہتی ہے کہ وہ معاشرے کے لئے مفید کام سرانجام دیتے ہیں حالانکہ ان کی ”واردات“ ہر عکس بیاں ہوتی ہے۔ اس کا شعوری اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے انسانوں کے

خلاف دانش مند نہ صرف ہو جاتے ہیں بلکہ یہ سمجھتے سدا رہتے ہیں۔ قادری ان میں سے نہیں ہیں یہ دن بھر (زیادہ تر) تعلیمی بھاگ دوڑ میں رہتے ہیں مگر فرائض حیات سے اغماض نہیں برتتے۔ میں نے بذات خود انہیں مثبت طریق ہائے کار میں جٹا اور جٹا دیکھا ہے جیسے وہ کولہو کے بیل ہوں یا کسی دینی دربار پر لنگر تقسیم کرنے والے۔ لیکن ان کے ماتھے پر کبھی کبھار پسینہ تو آ جاتا ہے (کہ موسمی اثرات سے گریز کسے ہے) تاہم بوریٹ کے نشانات ظاہر نہیں ہوتے۔ یہ ان کی منافقت نہیں ہے جیسا بعض لوگوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے قوت تحمل اور رفتار برداشت ہے ورنہ ہمارے ہاں تو ایسے بھی سر پھرے مل جاتے ہیں کہ ان کی طرف ذرا غور سے دیکھ لیا جائے تو مرنے مارنے پر تل جاتے ہیں کیا بات ہے آپ مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ جواب میں اگر کہا جائے ”تمہیں دیکھ کر چھو ندر یاد آتی ہے“ تو بس کہنے والے کے شہید ہونے کے چانسز بڑھ جاتے ہیں۔

ریاض قادری بہت تیزی سے وہ کام کر جاتے ہیں جسے عام، عامل بہت دیر میں کر پاتا ہے اس کی نفسیاتی وجہ شاید عامتہ الناس کے عکساہل پسندی کی عادت ہو مگر یہ نقص موصوف میں نہیں ہے اور اسے اگر ہم بنظر غائر دیکھیں تو دنیا کی تمام ترقی کرنے والی قومیں ابھی کام کرو اور درست طریقے سے کرو کے فارمولے پر عمل پیرا ہیں اور ان سے ہم سو دو سو یا تین سو سال پیچھے اس وجہ سے ہیں کہ انہوں نے ہمارے اسلاف کے اصول اپنا رکھے ہیں اور ہم اپنے اصول بھی چھوڑتے جا رہے ہیں۔

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے
 وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
 تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
 کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا
 عظمت اللہ خان

عظمتِ بیاں ڈیلی شیلٹر 19 جون 2000ء

ریاض احمد قادری

14

کلیان چاند ستاریے

کلیاں چاند ستارے پر اک نظر

ریاض احمد قادری ہمارے شہر کی متحرک ادبی شخصیت ہیں وہ تخلیقی طور پر بھی اتنے ہی فعال ہیں جتنے تنظیمی یا تحریری طور پر۔ ان کے دو عدد نعتیہ مجموعے شائع ہو کر داد و پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ اب وہ بچوں کے لئے شاعری کا مجموعہ منظر عام پر لا رہے ہیں۔

ریاض احمد قادری نے بچوں کے لئے جو سترات تخلیق کی ہیں ان کا میں نے جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے۔ بچوں کے لئے آسان اور عام فہم زبان میں ادب تخلیق کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ زیر نظر مجموعے میں مصنف نے مذہب، اخلاق، علم و ادب اور وطن کے موضوعات پر سخن آزمائی کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بچے ان منظومات کو بڑی دلچسپی سے پڑھیں گے اور ان میں پوشیدہ علمی و اخلاقی رموز کو بخوبی سمجھیں گے۔ اس طرح عملی زندگی میں بھی یہ کتاب ان کی رہنمائی کر سکے گی۔

محمد افسر ساجد

کلیاں چاند ستارے پھول

حکیم محمد رمضان اطہر

میرے پاک وطن کے چاند
یعنی روح بدن کے چاند
میری جاں کے من کے چاند
بچے آنکھ گنگن کے تارے
گھر گھر چمکیں بن کے تارے
جیون کے جو بن کے تارے
آنگن آنگن پیارے پھول
بہتے نور کے دھارے پھول
روشن نور منارے پھول
بچوں کی یہ پیاری نظمیں
سندر دلکش ساری نظمیں
پھولوں کی پھلواری نظمیں
بچوں کے یہ من بھائی ہیں
خوشیاں اپنے سنگ لائی ہیں
دانائی ہی دانائی ہیں

ہر جانب ہے خوشبو ان کی

شہرت پھیلی ہر سو ان کی

صورت سیرت خوبو ان کی

شعروں میں اک بیداری ہے

سے مستی ہے سرشاری ہے

اطہر کیسی جی داری ہے

شعروں میں دل آویزی ہے

شادابی ہے گل ریزی ہے

فکر میں تیرے زرخیزی ہے

بچے جاں ہیں روح ہیں دل ہیں

ہم موجیں ہیں یہ ساحل ہیں

تیرا میرا مستقبل ہیں

آنگن کھلتی کلیاں

آنگن کھلتی کلیاں

پُر انوار اور انوار کلیاں

کلیاں چاند ستارے پھول

خوش منظر ہیں سارے پھول

حمد باری تعالیٰ

وہ دنیا کی ہر اک شے کا خدا ہے
وہی سارے جہاں کو پالتا ہے
اُسی کی رونقیں ہیں اس جہاں پر
ستاروں کی ہے محفل آسماں پر
زمین پر اس کا جلوہ جا بجا ہے
اُسی کا رنگ ہر شے میں بھرا ہے
سجائے اس نے سارے گلستاں ہیں
اسی کی عظمتوں کی داستاں ہیں
فلک سورج زمیں اور چاند تارے
سناتے ہیں اُسی کی حمد سارے
سحر کا نور اور شب کا اندھیرا
ہر اک شے میں اُسی کا ہے بسیرا
اُسے ہر اک عمل کی سب خبر ہے
ہویدا یا نہاں سب پر نظر ہے
ریاض اپنا جہاں میں اور کیا ہے
خدا ہے بس خدا ہے اور خدا ہے

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سارے جہاں کا مرکز و محور حضورؐ ہیں
دنیا میں میرے دلبر و رہبر حضورؐ ہیں

ہیں اقتدا میں سارے نبی آپؐ ہیں امام
دریا ہیں سب رسول سمندر حضورؐ ہیں

ہر دن کی روشنی میں اجالا بھی آپؐ سے
ظلماتِ شب میں ماہِ منور حضورؐ ہیں

جاری ہے ان کا فیض ازل سے ابد تک
دنیا میں مومنوں کا مقدر حضورؐ ہیں

ان کا مقام جانتا ہے تو فقط خدا
ذاتِ خدا کے ایک شناور حضورؐ ہیں

وہ رحمتِ جہان ہیں عالم میں اے ریاض
رحمت کے نام والے پیغمبر حضورؐ ہیں

اپنا دین اسلام ہے

پیارے بچوں اپنا دین اسلام ہے
امن ہی اس دین کا پیغام ہے
کلمہ طیبہ دین کی بنیاد ہے
یہ وظیفہ اپنا صبح و شام ہے
زندگی کا ہے مکمل ضابطہ
معرفت کا اک یہی پیغام ہے
اس کا ہر اک فیصلہ ہے معتبر
عدل کی تعلیم اس میں عام ہے
خود خدا بھی اسکو کرتا ہے پسند
دین برحق بے شبہ اسلام ہے
وہ چلے اسلام ہی کی راہ پر
جس کو اپنی آخرت سے کام ہے
انسنے بخشا ہے ہمیں دین متین
ہم پہ اللہ کا بڑا انعام ہے
اس کا ہر فرمان نیکی ہے ریاض
خیر کل اسلام ہی کا نام ہے

ماہِ رمضان المبارک

جو مہینہ سال بھر کی جان ہے
وہ مہینہ بے شبہ رمضان ہے
اس کی ستائیسویں ہے شبِ قدر
اور اسی شب کا صلہ قرآن ہے
جو اسے پائے وہ روزے سے رہے
باری تعالیٰ کا یہی فرمان ہے
رحمتِ باری بہت وافر ملے
اس مہینے کا یہی فیضان ہے
یہ مہینہ نیکیوں کا باب ہے
اس کے اندر قید میں شیطان ہے
”روزہ بدیوں سے بچانے کی ہے ڈھال“
یہ رسولِ پاکؐ کا فرمان ہے
اس کے روزوں کا صلہ دیتا ہے رب
بخشتا انسان کو رحمان ہے

عید آرہی ہے

بڑی دھوم سے عید پھر آرہی ہے
قدم بہ قدم خوشیاں پھیلا رہی ہے

خوشی شادمانی مسرت محبت
یہ انعام تحفے لئے آرہی ہے

ہر اک سو محبت کی خوشبو ہے، پھیلی
گلستان ہستی کو مہکا رہی ہے

ہر اک آدمی خوش نظر آرہا ہے
خوشی اس کے اندر بسی جا رہی ہے

یہ انعام ہے خالقِ دو جہاں کا
ہر اک اسکی ساعت یہ بتلا رہی ہے

ابھارو دلوں میں اجوت کا جذبہ
سبق عید ہم کو یہ سکھلا رہی ہے

کروں اسکی خوشیوں کا میں کیا احاطہ
عجب چیز مجھ کو نظر آرہی ہے

جدھر دیکھتے ایک جشن مسرت
جدھر دیکھتے زینت اٹھلا رہی ہے

یہی تو ریاض عید کا معجزہ ہے
جو ہیں دور نزدیک انہیں لا رہی ہے

مبارک عید قرباں ہو

خوشی کے گیت اب گاؤ مبارک عید قرباں ہو

تم اپنے دل کو گرماؤ مبارک عید قرباں ہو

بتاتی ہے ہمیں یہ عید قربانی رہ حق میں

تم اپنا سر بھی کٹواؤ مبارک عید قرباں ہو

غریبوں بے سہاروں اور یتیموں کی مدد کر کے

کبھی اسپر نہ اترناؤ مبارک عید قرباں ہو

تم اپناؤ خلیل اللہ کی روشن مثالوں کو

خدا کا حق بجلاؤ مبارک عید قرباں ہو

خدا کی حاکمیت اور بڑائی کا میں یہ دن

تقاضے اس کے برلاؤ مبارک عید قرباں ہو

محبت ہی کے گلدستہ کو تم تھامے ہوئے رہنا

وفا کے پھول مہکاؤ مبارک عید قرباں ہو

مٹے نفرت کی تاریکی اجالا پیار کا پھیلے

زمانے بھر کو مہکاؤ مبارک عید قرباں ہو

یہی ہے فلسفہ اس کا ریاض اپناؤ اب اس کو

اطاعت کو بجلاؤ مبارک عید قرباں ہو

عید کی خوشیاں مناؤ دوستو

عید کی خوشیاں مناؤ دوستو
اب خوشی کے گیت گاؤ دوستو

دل سے چھوڑو نفرتوں کی بات کو
سب کو سینے سے لگاؤ دوستو

ہے یہی سچی خوشی اس عید کی
ہر کسی کے کام آؤ دوستو

اپنی خوشیوں میں کرو سب کو شریک
عید تنہا مت مناؤ دوستو

عید کے دن تم کو دیتا ہوں دعا
ہر گھڑی تم مسکراؤ دوستو

عید کا دن رب کا تحفہ ہے ریاض
بس خدا سے لو لگاؤ دوستو

صفائی

ہمارے نبیؐ کا یہ فرمان ہے

کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے

ہمہ وقت جو صاف ستھرا رہے

وہی ایک اچھا مسلمان ہے

صفائی کو کرتا ہو جو ناپسند

تعجب ہے کیسا وہ انسان ہے

صفائی خدا کو بھی مرغوب ہے

صفائی تو بخشش کا سامان ہے

عبادت ہے لازم مسلمان پر

صفائی عبادت کی بھی جان ہے

صفائی کا رکھے جو ہر دم خیال

تو صحت میں وہ خوب انسان ہے

صفائی سے پاتی ہے خوشبو فروغ

صفائی تو مثل گلستان ہے

نہیں اس میں ہر گز شبہ اے ریاض

صفائی جو ہے نصف ایمان ہے

نماز

بدی سے بچاتی ہمیں ہے نماز
مسلمان بناتی ہمیں ہے نماز

مسلمان ہیں بھائی بھائی تمام
اخوت سکھاتی ہمیں ہے نماز

خدایا ہمیں بھی نمازی بنا
رہِ حق دکھاتی ہمیں ہے نماز

برابر ہیں شاہ و گدا سب یہاں
سبق یہ بتاتی ہمیں ہے نماز

رکھے سارے اللہ کے بندوں کو پاک
طہارت سکھاتی ہمیں ہے نماز

یہ معراج ہے مومنوں کی ریاض
خدا سے ملائی ہمیں ہے نماز

سچ سے ناطہ جوڑو بچو

سچ سے ناطہ جوڑو بچو جھوٹ کی رمیں چھوڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سچ کی جانب خود مڑ جاؤ اوروں کو بھی موڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سچے دل سے تم سچ بولو جھوٹ سے رشتہ توڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سچی بات بڑی نیکی ہے جھوٹ کو خوب نچوڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سچے کے ساتھی بن جاؤ جھوٹے سے منہ موڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سچ ہی ایک ثمر میٹھا ہے جھوٹ کھلونا پھوڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سب کو سچ پر مائل کر دو سب کو اب جھنجھوڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو
 سچے پر ہے رحمت رب کی جھوٹے کو پھر چھوڑو بچو
 سچ سے ناطہ جوڑو بچو

زکوٰۃ

فرض ہے سب مسلمانوں پر زکوٰۃ
پاک کر دیتی ہے یہ راہِ حیات

یہ ہے صدقہ مومنوں کے رزق کا
اور زیادہ رزق ہوتا ہے عطاء

پاک کر دیتی ہے جان و مال کو
ٹھیک کر دیتی ہے سب اعمال کو

اس میں پوشیدہ ہے اپنا فائدہ
ہے غریبوں کی مدد کا فائدہ

صرف حقداروں کو دینا ہے زکوٰۃ
تاکہ ممکن ہو سکے اپنی نجات

ہے ریاضِ اللہ سے اپنی دُعا
کر سکیں ہم بھی اسے جلدی ادا

قرآن ہی تو ہے

دنیا میں اپنا رہنماء قرآن ہی تو ہے
سارے جہاں کا پیشوا قرآن ہی تو ہے

دنیا نہ پاسکی یہ کتاب اس سے پیشتر
ساری کتب کی ابتداء قرآن ہی تو ہے

ہوتی ہے جس سے نور فشاں زندگی کی شب
اک روشنی کا وہ دیا قرآن ہی تو ہے

جس پر چلیں تو اپنا مقدر ہوں جنتیں
وہ آگہی کا راستہ قرآن ہی تو ہے

اس کا نہیں ہے ثانی کوئی کائنات میں
ہر آدمی کا رہنماء قرآن ہی تو ہے

قرآن کے بعد کوئی صحیفہ نہ آئے گا
کتب خدا کی انتہا قرآن ہی تو ہے

مسجد

مسجد ہے اسلام کا مرکز
اللہ کے اکرام کا مرکز

مسجد کی تعظیم ہے لازم
رکھے یہ ہم سب کو باہم

مسجد ہے اسلام کا محور
اس کے باعث روشن ہر گھر

راحت کا سامان ہے مسجد
مومن کی پہچان ہے مسجد

مسجد میں جو شخص نہ جائے
رحمتِ یزداں کیسے پائے

صبح سویرے رب کی رحمت
چمکاتی ہے سب کی قسمت

کرتا ہے جو رب کو یاد

پاتا ہے ہر ایک مراد

تم بھی رب کو کر لو یاد

پوری ہو گی ہر فریاد

تم بھی مسجد جاؤ بچو

رب کی رحمت پاؤ بچو

سچ ہے رب کی عظمت مسجد

سچ ہے رب کی نعمت مسجد

وطن کے شہیدوں کو میرا سلام

وطن پہ ہوئے جان و دل سے نثار
شہادت کی خاطر رہے بے قرار
انہیں قوم کہتی ہے اپنا قرار

ابد تک وہ زندہ رہیں گے مدام
وطن کے شہیدوں کو میرا سلام

پیارے وطن کا وہ ارمان ہیں
ہماری شجاعت کا عنوان ہیں
وطن کی حفاظت کا سامان ہیں

انہوں نے ہے پائی بقائے دوام
وطن کے شہیدوں کو میرا سلام

وطن کی حفاظت کریں جو مزید
وطن کو ضرورت تھی ان کی شدید
وہ دشمن سے لڑ کر ہوئے ہیں شہید

شہادت سے پایا ہے اعلیٰ مقام
وطن کے شہیدوں کو میرا سلام

اٹھے لیکے پرچم وہ اسلام کا
 لگا نعرہ پھر دین کے نام کا
 بجا ڈنکا ہر سمت اسلام کا
 زمانے میں پھیلا خدا کا پیام
 وطن کے شہیدوں کو میرا سلام
 وہ نکلے تو دشمن ہوا بدحواس
 جو حب وطن کا کیا خوب پاس
 وطن کی بنے جان دیکے، اساس
 ابد تک رہے گا شہیدوں کا نام
 وطن کے شہیدوں کو میرا سلام

ہمارے شاعرِ مشرق

مجھے جاں سے بھی پیارے ہیں
میری آنکھوں کے تارے ہیں
وہ ملت کے سہارے ہیں

ہمارے شاعرِ مشرق

ہمارے شاعرِ مشرق

کلام ان کا بھی پیارا ہے
مقدر کا ستارا ہے
خودی کا اک اشارہ ہے

ہمارے شاعرِ مشرق

ہمارے شاعرِ مشرق

انہوں نے جو بھی سوچا تھا
فلک سے ان پہ اترا تھا
مقدر میں وہ لکھا تھا

ہمارے شاعرِ مشرق

ہمارے شاعرِ مشرق

یہی تھی آرزو ان کی
کہ پائے قوم آزادی
خدا نے یہ دعا سن لی

ہمارے شاعر مشرق
ہمارے شاعر مشرق

وہ تھے اسلام کے شیدا
نبیؐ کا عشق تھا سچا
دیا اک ولولہ تازہ

ہمارے شاعر مشرق
ہمارے شاعر مشرق

وہ زندہ جاوداں ہیں اب
کریں ان کا ادب ہم سب
انہیں بخشے ہمارا رب

ہمارے شاعر مشرق
ہمارے شاعر مشرق

قائدِ اعظمؒ

دیس کے بانی قوم کے رہبر
 قائدِ اعظمؒ قائدِ اعظمؒ
 جہد مسلسل عزم سراسر
 قائدِ اعظمؒ قائدِ اعظمؒ

زندہ ہمت تیری قائد
 زندہ جرات تیری قائد
 پیکرِ اعظمؒ کے سچے سپہ سالار
 قائدِ اعظمؒ قائدِ اعظمؒ

دشمن ہمت ہار گئے تھے
 حربے ہو بے کار گئے تھے
 جیت گئے ہیں سچے رہبر
 قائدِ اعظمؒ قائدِ اعظمؒ

ہر موسم میں کام کیا تھا
 خود کو بے آرام کیا تھا
 ہر پل ہر دم کام کے خوگر
 قائدِ اعظمؒ قائدِ اعظمؒ

دشمن بھی مکار بہت تھا
اپنوں کا انکار بہت تھا
تم ہی تھے بس قوم کے رہبر
قائد اعظم قائد اعظم

ہر قوم پہ جانب اک محکومی تھی
چمکے صبح کے چھائی مایوسی تھی
قائد اعظم کے تارے بن کر
قائد اعظم قائد اعظم

کربلا کے سب شہیدوں کو سلام

اس جہاں میں حق کی وہ تعبیر ہیں
اصل میں اسلام کی شمشیر ہیں
حشر تک روشن رہے گا ان کا نام
کربلا کے سب شہیدوں کو سلام

حق کی خاطر جان تک قربان کی
سر بلندی وہ بنے قرآن کی
حق کی دعوت ہے شہادت کا پیام
کربلا کے سب شہیدوں کو سلام

تا ابد تابندگی وہ پا گئے
ظلمتوں میں روشنی پھیلا گئے
دھر میں سب سے سوا ان کا مقام
کربلا کے سب شہیدوں کو سلام

خون سے سینچا انہوں نے دین کو
اور سکھایا یوں سبق بے دین کو
دو جہاں میں ہے ملا ان کو دوام
کربلا کے سب شہیدوں کو سلام

ان کے دم سے زندہ حق کا نام ہے
ان کے دم سے دائمی اسلام ہے
کربلا کے سب شہید اپنے، امام
کربلا کے سب شہیدوں کو سلام

سائنس

ہمیں اپنے جلوے دکھاتی ہے سائنس
ہر ایجاد میں مسکراتی ہے سائنس
اسی کے کرشمے ہیں ہر اک جگہ پر
کہ سارے جہاں کو سجاتی ہے سائنس
سمندر زمیں کی تہیں اک طرف
ہمیں آسماں تک دکھاتی ہے سائنس
سمندر کی لہریں بھی قابو کرے
زمیں کے کنارے ملاتی ہے سائنس
اگر جنگ میں ہو کبھی جلوہ گر
جہاں میں تہلکہ مچاتی ہے سائنس
جو گرمی سے اپنا بُرا حال ہو
تو سچھے کے پر بھی ہلاتی ہے سائنس
اسی نے ہیں فصلوں میں بھی رنگ بھرے
ہمیں نت نئے پھل کھلاتی ہے سائنس

ہلاکت کے سائے جو بڑھنے لگیں
تو انساں کی جانیں بچاتی ہے سائنس

ریاضی، طبیعیات اور کیمیا

ہر شکل میں دل کو بھاتی ہے سائنس

اندھیروں میں بن کر نئی روشنی

ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے سائنس

ہر اک داستاں جھوٹ کی چھوڑ کر

ہمیں سچ کے قصے سناتی ہے سائنس

شمار اس کا ہرگز ہی ممکن نہیں

کہ اپنے لئے کیا بناتی ہے سائنس

حقیقت میں بے شک ہمیں اے ریاض

خدا ہی کی عظمت بتاتی ہے سائنس

سلام اے قائد اعظمؒ

وطن یہ جاودانی ہے

خدا کی مہربانی ہے

یہ قائد کی نشانی ہے

سلام اے قائد اعظمؒ

وطن ان کی امانت ہے

ابد تک یہ سلامت ہے

اسی سے استقامت ہے

سلام اے قائد اعظمؒ

سبھی دشمن ہوئے نام

اخوت کے ہیں پیکر ہم

زباں پر ہے یہی ہر دم

سلام اے قائد اعظمؒ

فرنگی گرچہ شاطر تھا

قائد کا تدبیر تھا

فتح اپنا مقدر تھا

سلام اے قائد اعظمؒ

ہمہ دم کام کے خوگر
 وہ علم وعزم کے پیکر
 ہیں ساری قوم کے رہبر
 سلام اے قائد اعظمؒ

ہمیں ان سے محبت ہے
 بہت ان سے عقیدت ہے
 دلوں میں انکی عظمت ہے
 سلام اے قائد اعظمؒ

قیادت میں وہی تنہا
 رہے اس دور میں یکتا
 ریاض ان کا ہوں میں شیدا
 سلام اے قائد اعظمؒ

سچائی اور سچ

رہو سچ ہی کہنے پہ تیار بچو
کہ سچے سے ہر اک کو ہے پیار بچو
خدا بھی ہے سچ بولنے پر ہی راضی
نبیؐ کو بھی سچے سے ہے پیار بچو
ہے سچائی دنیا میں زریں سعادت
اسے پانے والا ہے زردار بچو
اُجالا ہے سچائی اور سچ ہے خوشبو
اسی سے کرو جگ کو گلزار بچو
ہدایت کی اک روشنی ہے صداقت
اسی سے کرو سب کو بیدار بچو
ہمہ دم ہی سچائی سے ناطہ جوڑو
کبھی تم نہ ہو گے یہاں خوار بچو
رہیں گے ہمیشہ ہی سچ بولتے ہم
کرو سارے تم بھی یہ اقرار بچو
ریاض اس کی رسوائی ہرگز نہ ہو گی
جو سچ کہنے پر ہو گا مختار بچو

ہمارا مکتب

دیکھو مکتب آج ہمارا
کتنا اچھا کتنا پیارا
ہم کو یہ انسان بنائے
جینے کے انداز سکھائے
علم کی دولت اسکی بدولت
شان و شوکت اس کی بدولت
مکتب کی ہے شان نرالی
اس لئے باعث سب خوشحالی
ہے یہ علم و نور کا مرکز
راحت اور سرور کا مرکز
مکتب سے ہے اپنی عزت
ہم سب کو ہے اس کی چاہت
جو بچے مکتب جاتے ہیں
عزت دولت سب پاتے ہیں
تم بھی مکتب جاؤ بچو
علم کی دولت پاؤ بچو

خوشامد

خوشامد بڑی چیز دنیا میں ہے
خوشامد سے بدتر نہیں کوئی شے
خوشامد کو رکھتا ہے جو بھی عزیز
وہ دنیا میں پاتا نہیں کوئی چیز
خوشامد بڑھاتی نہیں شان کو
کہیں کا نہ چھوڑے یہ انسان کو
کرو تم خوشامد سے ہر دم گریز
کہ سچ ہی سے ہے زندگی عطر بیز
اگر چاہتے ہو اک اعلیٰ مقام
کبھی تم نہ لیجو خوشامد کا نام
خوشامد کسی کی نہ ہرگز کرو
جو ہو اپنے دل میں وہی تم کہو
یہی بس بزرگوں کا فرمان ہے
خوشامد کرے جو وہ نادان ہے

عینک

ہمیں ہے بہت اب یہ عینک عزیز
جو سمجھو تو عینک ہے ہر دل عزیز
پڑھائی لکھائی میں ہے سود مند
بناتی ہے انسان کو عقلمند

ہماری یہ زینت کا سامان ہے
حقیقت میں اس سے نئی شان ہے
ہیں اس کے فوائد بہت دوستو
کہ تم اس سے اچھی کتابیں پڑھو
اندھیروں میں بھی یہ اُجالا کرے
کہ یہ علم و عرفاں کو بالا کرے
ہمارے بزرگوں کی ساتھی ہے یہ
بڑھاپے میں رستہ دکھاتی ہے یہ

ریاضِ ادب میں ہے یہ لاجواب
رقم ہے اسی سے ہوئی ہر کتاب

نیکی کی باتیں

بزرگوں کی بچو! اطاعت کرو
اور اپنے سے چھوٹوں سے الفت کرو
خدا کو محبت ہے ہر ایک سے
زمانے میں سب سے محبت کرو
خدا نے ہی پیدا کیا ہے ہمیں
خدا کی ہمیشہ عبادت کرو
نکما نہیں ہے جہاں میں کوئی
نہ ہرگز کسی سے بھی نفرت کرو
سبق سب کو ہے دین اسلام کا
کہ دشمن پہ بھی تم عنایت کرو
سخاوت ہے شیوہ پیغمبری
جہاں میں ہمیشہ سخاوت کرو
سنو جب بھی نیکی کی باتیں ریاض
تو اوروں کو ان کی نصیحت کرو

ہماری کتاب

بہت خوشنما ہے ہماری کتاب
ہمیں جان و دل سے ہے پیاری کتاب
ہر انساں کی تعلیم کے واسطے
خدا نے جہاں میں اتاری کتاب
ہے اس کی فضیلت سبھی پر عیاں
ہر اک چیز سے ہے نیاری کتاب
اگر یہ نہ ہو علم پھیلے نہیں
ہے علم و ادب کی کیاری کتاب
اسی سے وہ سارے ہیں عالم بنے
سبھی عالموں کی دلاری کتاب
ہے دلچسپ و دلکش بہت خوش نما
بہت چٹ پٹی اور کراری کتاب
کلام الہی ہے ام الکتاب
کہ جس نے ہے آکر نکھاری کتاب

محبت

ہر دل کا عنوان محبت جینے کا سامان محبت
نبیؐ کا ہر فرمان محبت موضوع قرآن محبت
ہر چوٹی میدان محبت بطحا و فاران محبت
اپنی ساری شان محبت اپنا سب ارمان محبت
جان نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے ہم سب کی ہے جان محبت
مہکیں جس میں پھول وفا کے ایسا اک گلدان محبت
جس نغمے کو گائیں فرشتے اس نغمے کی تان محبت
دنیا ہی جنت بن جائے کر لے گر انسان محبت
مخفی اس میں پیار خزانہ برکت والی کان محبت
قربانی ہے جس کا مسلک ہے ایسا ایمان محبت
اس کے علاوہ کیا بتلائیں اپنی ہے پہچان محبت

لطف ریاض ہے تب جینے کا
دکھلائے جب شان محبت

کتاب

ہمیں نیک انساں بنائے کتاب
ہمیں اچھی باتیں بتائے کتاب

اندھیروں میں پھیلانے یہ روشنی
کرے دھوپ میں ٹھنڈے سائے کتاب

ہر اک راستے کی ہے یہ رہنما
رہ کامیابی دکھائے کتاب

ہدایت کی تعلیم کا راستہ
ہمیں گمراہی سے بچائے کتاب

بچا کر بُرے راستوں سے سدا
ہمیں سیدھی رہ پہ لگائے کتاب

جو الجھن کبھی ہو کسی کام کی
ہماری مدد کو پھر آئے کتاب

یہ پھیلاتی ہے علم کی روشنی
جہاں سے جہالت مٹائے کتاب

اسی سے ملیں عظمتیں سب ریاض
ہر عالم کے دل کو ہے بھائے کتاب

میرے ارادے

میں طارق بنوں گا میں خالد بنوں گا
میں اسلام کا اک مجاہد بنوں گا
مٹادوں گا باطل کو میں اس جہاں سے
کہوں گا میں حق بات اپنی زباں سے
تحفظ کروں گا میں اپنے وطن کا
بجا دوں گا اس کا زمانے میں ڈنکا
کروں گا میں نیکی سدا زندگی میں
گزاروں گا ہر لمحہ اب بندگی میں
میں کام آؤں ملت کے میری دُعا ہے
کٹوں دین پر میں یہی مدعا ہے
محبت کی مشعل کو روشن کروں گا
ہمہ دم صداقت کا میں دم بھروں گا
یہی ہے خدا سے دُعا اب ریاض
بنے زندگی اک عمل کی بیاض

لو بھئی آ گیا امتحان

کاغذ پنسل اور دوات
پورے کر لو سب سامان

محنت کر لو دن اور رات
مشکل ہو گی سب آسان

ادب کرو استاد کا تم
وہ ہوں گے تم پر قربان

پڑھ لکھ کر تم بڑے بنو
اس سے ہو گی دیس کی شان

وقت کے تم پابند رہو
یہ ہے اچھوں کی پہچان

اس سے تم کیوں ڈرتے ہو
اپنی فتح کا ہے اعلان

لاچ

ہر انساں کو پاگل بناتا ہے لاچ
اسے کیسے جلوے دکھاتا ہے لاچ
کہیں پہ وہ چین اپنا کھو بیٹھتا ہے
جسے بھی کہ احمق بناتا ہے لاچ
قناعت کو چھوڑے جو انساں جہاں میں
ہمہ وقت اسکو ستاتا ہے لاچ
جو کھائے توکل کو ایسی بدی ہے
خدا سے بھی غافل بناتا ہے لاچ
کہا ہے بزرگوں نے لاچ سے بچنا
کہ شیطان کا ساتھی بناتا ہے لاچ
کبھی زر کے چکر سے باہر نہ آنا
ہمیں ایسی باتیں سکھاتا ہے لاچ
ہوس، جھوٹ، مکر و فریب اور دھوکہ
ہمیں ہر برائی سکھاتا ہے لاچ

حسد

حسد سے سدا تم بچو دوستو
کسی سے حسد مت کرو دوستو

حسد ہے بری چیز اسلام میں
حسد سے نہ دامن بھرو دوستو

یہ آتش ہے نیکی کو ضائع کرے
اسی آگ سے تم بچو دوستو

نہ ہٹنا کبھی پیچھے حق بات سے
حسد ہی سے پیچھے ہٹو دوستو

نہیں چین حاسد کو پل بھر ریاض
نہ دنیا میں حاسد بنو دوستو

بچے

محبت کا جادو جگاتے ہیں بچے
مہک بن کے دل میں سماتے ہیں بچے
نہ شکوہ کرو ان کی بے رہ روی کا
بڑوں کو ہی رہبر بناتے ہیں بچے
ہے گلشن میں جیسے پرندوں کی رونق
گھروں میں یونہی چہچہاتے ہیں بچے
ستارے چمکتے فلک پر ہیں جیسے
دلوں میں یونہی جگمگاتے ہیں بچے
محبت جہاں میں ہے ان ہی کے دم سے
محبت زمانے سے پاتے ہیں بچے
یہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور گھر کی رونق
کہ ویران گھر کو سجاتے ہیں بچے
انہی کی بدولت ہے خوشبو چمن میں
کنول کی طرح مسکراتے ہیں بچے

خاموشی

خاموشی کے ہیں فائدے بے شمار
نہ جن کو کبھی کر سکیں ہم شمار
بہت بولنے میں تو نقصان ہے
رہے چپ جو وہ خوب انسان ہے
خاموشی تو شامل عبادت میں ہے
کہ لذت بہت اس سعادت میں ہے
خاموشی ہے بہتر بڑی بات سے
نہ چھڑے اسے تم کبھی ہاتھ سے
اسی میں ہے پوشیدہ دل کا قرار
جو خاموش ہے وہی باوقار
علامت ہے حکمت کی یہ دوستو
بڑھائے وجاہت بھی یہ دوستو
خاموشی ریاض آپ اپنی مثال
یہ رکھتی ہے انساں کو ہر دم نہال

وطن پیارا

وطن میرا مجھ کو ہے جاں سے بھی پیارا
کہ ہے اس کا ایک ایک ذرہ ستارہ

یہ دولت وطن کی ہماری ہے دولت
نہ ضائع اسے کرنا ہرگز خدارا

نہ دنیا میں کوئی ہمارا ہے اس بن
رہے حشر تک اس کا قائم سہارا

یہ میرا وطن اس خدا کی عطا ہے
محافظ ہے اس کا خدا خود ہمارا

کریں گے یہ عہدِ وفا آج ہم سب
کہ قربان ہو اس پہ تن من ہمارا

بہاروں کا یہ اک حسیں گلستاں ہے
کرو اپنے گلشن کا تم بھی نظارہ

آپہنچا ماہِ رمضان

آپہنچا ماہِ رمضان
اس میں اترا تھا قرآن

رحمت کا ہے یہ سامان
بخشش کا ہے یہ عنوان

سارے مہینوں کی یہ جان
مومن کے دل کا ارمان

روزے رکھو اس دوران
بخشے گا رب رحمان

رب کا ہے کتنا احسان
اسنے دیا ہم کو رمضان

آج ریاض کرو اعلان
بن جاؤ سارے اخوان

آزادی کا جشن مناؤ

آزادی کا جشن مناؤ
دیس کے نغمے گاتے جاؤ
پیچھے پیر نہ ہٹنے پائیں
آگے قدم بڑھاتے جاؤ
روشنی علم کی شمع سے ہے
علم کے دیپ جلاتے جاؤ
بیج اکھاڑو نفرت کے سب
پیار کے پھول کھلاتے جاؤ
ختم کرو سب ظلم کی باتیں
عدل کی راہ دکھاتے جاؤ
آزادی کا مطلب سمجھو
اوروں کو سمجھاتے جاؤ
ختم نہ ہو یہ شوق و جذبہ
ہر دم اسے بڑھاتے جاؤ

غم کو دور بھگاؤ خود سے
 گیت خوشی کے گاتے جاؤ
 پڑے. ضرورت اگر وطن کو
 اپنا سر کٹواتے جاؤ
 وطن ریاض بنے اک گلشن
 ایسے پھول اگاتے جاؤ

اے دیس

اے دیس تو جہاں میں پہچان ہے ہماری
تیرے ہی دم سے قائم سب شان ہے ہماری

زندہ ترے علاوہ اک پل نہ رہ سکیں گے
تو دل ہے اب ہمارا تو جان ہے ہماری

فرمان مصطفیٰ ہے ہر راستے کی مشعل
راہ عمل جہاں میں قرآن ہے ہماری

اے ارض پاک تجھ سے وعدہ ہے اب ہمارا
ہم تجھ پہ کٹ مریں گے تو آن ہے ہماری

اے پاک دیس تجھ پر ہم دل سے ہیں نچھاور
جان عزیز تجھ پر قربان ہے ہماری

یہ دیس بس چکا ہے اے ریاض جان و دل میں
اب تو وطن ہی یار و گردان ہے ہماری

مینار پاکستان

اپنی ہمت کا نشاں مینار پاکستان ہے
اپنی عظمت کا بیاں مینار پاکستان ہے
یہ تو مینار ابد ہے اس کی عظمت کو سلام
میرے دل کا ترجمان مینار پاکستان ہے

عظمت مسلم کا دنیا میں ہے اک زندہ نشاں
اور حق کا پاسباں مینار پاکستان ہے
جس سے روح و فکر کو اک روشنی ملتی رہے
پیش کرتا وہ سماں مینار پاکستان ہے
جس سے محکومی کی سب تاریکیاں چھٹتی گئیں
روشنی کا وہ نشاں مینار پاکستان ہے

سارے ہندوستان سے آئے تھے کلمہ گو یہاں
آرزوئے دلبراں مینار پاکستان ہے
جدوجہد حریت کی یہ ہے زندہ داستاں
عزم کا بحر رواں مینار پاکستان ہے
اور کیا لکھیں ریاض اب شان اس مینار کی
خوبصورت گلستاں مینار پاکستان ہے

قدرت کا انعام

وطن میرا قدرت کا انعام ہے
زمانے میں اس کا بڑا نام ہے
دل و جان سے ہم ہیں اس پر نثار
یہی ہے ہمارے دلوں کا قرار
مرے پاس سو بھی دل و جان ہوں
تو اس پاک دھرتی پر قربان ہوں
وہی زندگی ہے جو آزاد ہو
غلامی سے دنیا بھی برباد ہو
خدا کا ہوا ہم پہ بے حد انعام
کہ آزاد قوموں میں بخشا مقام
رہے حشر تک یہ یونہی سرفراز
کریں میرے سب ہم وطن اس پہ ناز
ریاض آؤ مانگیں خدا سے دُعا
یونہی دیں بتا رہے یہ سدا

ہاتھی

اے بچو میں ہاتھی ہوں
میں تو سب کا ساتھی ہوں
میں جنگل میں رہتا ہوں
گرمی سردی سہتا ہوں
پھل اور پتے کھاتا ہوں
گیت خوشی کے گاتا ہوں
جب بھی سوٹھ ہلاتا ہوں
اپنی شان دکھاتا ہوں
ٹانگیں میری موٹی ہیں
آنکھیں میری چھوٹی ہیں
دانت نہیں میرے بڑے بڑے
کان ہیں میرے کھڑے کھڑے
کچھ ہیں دانت دکھانے کے
اور کچھ دانت ہیں کھانے کے
غصہ بہت ہی کھاتا ہوں
وقت پہ میں دکھلاتا ہوں

چڑیا گھر بھی ہوتا ہوں
 رات کو میں تو سوتا ہوں
 جب بھی سرکس جاؤ گے
 مجھ کو وہاں تم پاؤ گے
 سب کو سیر کراتا ہوں
 ایسے خوشی دکھاتا ہوں
 اے بچو! میں ہاتھی ہوں
 میں تو سب کا ساتھی ہوں

احسن

احسن اچھا بچہ ہے
اپنی بات کا سچا ہے
جھولے میں وہ سوتا ہے
کھیل میں خوش وہ ہوتا ہے
گیت خوشی کے گاتا ہے
حلوہ پوری کھاتا ہے
سچی بات ہی کہتا ہے
ماما پاس ہی رہتا ہے
احسن بہت پیارا ہے
سب کا راج دلار ہے
ماں کی آنکھ کا تارا ہے
وہ خوشیوں کا دھارا ہے
ہر دم ہاتھ ہلاتا ہے
اپنی شان دکھاتا ہے

ہم احسن کے بھائی ہیں
ہم اس کے شیدائی ہیں

اس کے دم سے چاہت ہے
اس گے دم سے راحت ہے

احسن اچھا بچہ ہے
اپنی دھن کا پکا ہے

ماں

دنیا میں جو راحت ہے
ساری ماں کی بدولت ہے
ماں کے دم سے رفعت ہے
ماں کے دم سے عظمت ہے
ماں اخلاص محبت ہے
ماں چاہت ہی چاہت ہے
ماں دنیا میں الفت ہے
ہر مشکل میں ہمت ہے
ماں کے دم سے طاقت ہے
یہ دنیا بھی جنت ہے
ماں سے ساری شفقت ہے
ماں انمول محبت ہے
ماں کتنی پر عظمت ہے
ماں اللہ کی نعمت ہے

اے وطن

اے وطن اے وطن
میرا من میرا تن
تجھ پہ قربان ہے
تو میری جان ہے
تجھ کو پایا تو تب
مل گیا ہم کو سب
ہمیں تو ملا تو ہمیں
کہیں لوگ سارے
تم تم بھی بھی
تم تم بھی بھی
اے وطن اے وطن
میرا من میرا من
قربان ہے قربان ہے
تو مری ہے تو مری ہے

گڑیا

دیکھو یہ اک گڑیا ہے
یہ آفت کی پڑیا ہے

روتی ہے کبھی سوتی ہے
موتی خوب پروتی ہے

کبھی کبھی سو جاتی ہے
خود ہی چپ ہو جاتی ہے

گڑیا پیاری پیاری ہے
میری راج دلاری ہے

گڑیا چمک دکھاتی ہے
سب کا دل بہلاتی ہے

احسان

تنہا منا ہے احسان
اس پر واری وادی جان

اللہ کا ہے وہ احسان
گھر والے اس پر قربان

ویس کی خدمت خوب کرے
وہ ہے سارے گھر کی جان

اس سے ہمیں محبت ہے
وہ ہے ہم سب کا ارمان

اللہ نے وہ بخشا ہے
پاک نبیؐ کا ہے فیضان

ہر بھائی کے چہرے پر
اس کے دم سے ہے مسکان

اس کی عمر دراز کرے
فضل کرے رب رحمان

علم کرے حاصل ہر دم
مل جائے اس کو عرفان

اے اللہ دے علم اسے
مل جائے اس کو فیضان

اسرار

کتنا اچھا ہے اسرار
سارے بچوں کا سردار

پاس اس کے اک ہاتھی ہے
رکتا ہے اک موٹر کار

ہر لمحہ ہی رہتا ہے
کھانا کھانے کو تیار

اپنی چیز خریدے آپ
جاتا ہے یہ خود بازار

چھٹی کو یہ کرے پسند
اس کو بھاتا ہے اتوار

دوڑ لگائے بچوں سے
اول آئے ہر اک بار

ہر دم خوش خوش رہتا ہے
قدرت کا ہے یہ شہکار

ہر دم لے کر گھومتا ہے
ہاتھ میں حاتم کی تلوار

ہر اک سے یہ ملتا ہے
محسن ، احسن اس کے یار

ابا جان

یہ ہیں میرے ابا جان
ان کے دم سے میری شان

بے شک ان کے دم سے ہے
دنیا میں میری پہچان

دنیا کے سب رشتوں سے
اوپچی ہے ابو کی شان

دنیا کے دکھ اک جانب
اک جانب ان کی مسکان

راضی پاک رسولؐ رہے
ان سے راضی ہو رحمان

ابا جان رہیں محفوظ
سارے گھر کی وہ ہیں جان

بارش

بارش نے ہر شخص رخ دکھایا
ہر شخص نے ہر شخص مسکرایا
ہر شخص نے ہر شخص میں ہر شخص پرندہ
ہر شخص نے ہر شخص خوشیوں سے ہر شخص چھپھایا
ہر شخص نے ہر شخص کھل گئی ہیں ہر شخص کلیاں
ہر شخص نے ہر شخص گل دکھایا ہر شخص بارش
ہر شخص نے ہر شخص کی بارش پھولوں
ہر شخص نے ہر شخص نغمہ گیت
ہر شخص نے ہر شخص گنگنایا
ہر شخص نے ہر شخص گرمی میں تھا جو کھویا
ہر شخص نے ہر شخص بارش میں ہے وہ پایا
ہر شخص نے ہر شخص چھا گئی ہے
ہر شخص نے ہر شخص ساری مایا
ہر شخص نے ہر شخص بارش گلستاں میں
ہر شخص نے ہر شخص خوشیوں کا دن دکھایا

ننھے سے بچے

جو ننھے سے بچے ہیں
وہ پیارے ہیں سچے ہیں

بھولے بھالے ہوتے ہیں
جب جی چاہے سوتے ہیں

جب وہ روں روں کرتے ہیں
دم ماما کا بھرتے ہیں

پاپا کے بھی پیارے ہیں
سب کے راج دلارے ہیں

ان سے سب کے رشتے ہیں
یہ معصوم فرشتے ہیں

بچے پھولوں جیسے ہیں
جیسے دیکھو ویسے ہیں

میٹھی چیزیں کھاتے ہیں
سب کا دل بہلاتے ہیں

چھوٹی بات پہ ہنستے ہیں
چھوٹی بات پہ روتے ہیں

بچے بڑے نرالے ہیں
رنگ و خوشبو والے ہیں

یہ قدرت کا عطیہ ہیں
یہ اللہ کا تحفہ ہیں

موم بتی

ظلمتوں میں روشنی پھیلانے یہ
سب دلوں کو نور سے بہلانے یہ

خود کچھلتی جائے ہر لمحہ مگر
روشنی پہ جان بھی لٹوانے یہ

موم بتی روشنی کا نام ہے
بند بجلی ہو تو پھر بتلانے یہ

کھو چکے جو راستہ ظلمت میں بھی
اس کو روشن راستہ دکھلانے یہ

موم بتی ایک نعمت ہے ریاض
ہو خوشی جب ہاتھ میں آجائے یہ

طوطا

طوطا کتنا پیارا ہے
رنگوں کا اک دھارا ہے
جب یہ ٹیں ٹیں کرتا ہے
اللہ کا دم بھرتا ہے
جب یہ باتیں کرتا ہے
کتنا اچھا لگتا ہے
طوطا پھل بھی کھاتا ہے
قدرت کے گن گاتا ہے
چوری کھاتا رہتا ہے
ہر دم گاتا رہتا ہے
ہم پنجرے میں رکھتے ہیں
اس سے الفت کرتے ہیں
طوطا پتوں جیسا ہے
دیکھو اس کو کیسا ہے
طوطا پیارا ہوتا ہے
راتوں کو یہ سوتا ہے

توصیف

آؤ بچو اب ہم مل کر اپنے توصیف سے ملتے ہیں
اپنے توصیف سے مل کر ہی سب گل الفت کے کھلتے ہیں

توصیف نرالا بچہ ہے جو اپنی بات کا سچا ہے
وہ وعدہ پورا کرتا ہے وہ قول اپنے کا پکا ہے

ماں باپ کی آنکھ کا تارا ہے وہ ان کا راج دلار ہے
توصیف کے دم سے رونق ہے وہ گھر بھر کا اجیارا ہے

توصیف ہمیشہ پڑھتا ہے 'توصیف ہمیشہ لکھتا ہے
توصیف یوں محنت کرتا ہے پھر گل کی طرح وہ کھلتا ہے

توصیف محبت کرتا ہے 'توصیف عبادت کرتا ہے
سب کمزوروں، مظلوموں کی توصیف حمایت کرتا ہے

محنت

جو بچے محنت کرتے ہیں
وہ اللہ کا دم بھرتے ہیں

وہ بچے عزت پاتے ہیں
وہ بچے چین کماتے ہیں

ہر روز سکول کو جاتے ہیں
اور علم کی دولت پاتے ہیں

وہ عظمت والے ہوتے ہیں
جو ہمت والے ہوتے ہیں

وہ سچائی کے پیکر ہیں
اور کام کے ہر دم خوگر ہیں

سب ان سے محبت کرتے ہیں
سب ان کی عزت کرتے ہیں

تتلی

تتلی کتنی پیاری پیاری ہے
کتنی راج دلاری ہے
اس کی شان نرالی ہے
کتنے رنگوں والی ہے
پھولوں ہی میں رہتی ہے
خوشبو سے یہ کہتی ہے
میں تیری ہم جولی ہوں
میں بھی کتنی بھولی ہوں
تتلی ہر جا جاتی ہے
اپنے رنگ دکھاتی ہے
تتلی خوب سہانی ہے
رکھتی ایک کہانی ہے
تتلی قدرت کا اظہار ہے
تتلی ہے اک خود فنکار

دیس یہ قرباں

ہمیں دیس سے الفت ہے
ہمیں اس سے محبت ہے

یہ دیس امانت ہے
یہ دیس تو جنت ہے

ہم دیس پہ قرباں ہیں
ہم دیس میں شاداں ہیں

ہم دیس میں فرحاں ہیں
ہم دیس میں خنداں ہیں

یہ دیس ہے میری جاں
اس دیس پہ میں قرباں

یہ دیس تو میرا ہے
یہاں میرا بسیرا ہے

یہ راج دلارا ہے
یہ آنکھ کا تارا ہے

یہ ویس نرالا ہے
یہ عظمت والا ہے

اس ویس نے عزت دی
آزادی کی دولت دی

ہم اس کے سپاہی ہیں
ہم پیار کے راہی ہیں

دشمن کی تباہی ہیں
دشمن تو سیاہی ہیں

آباد اسے رکھنا
دلشاد اسے رکھنا

راج دلارے

بچے کتنے پیارے ہیں
یہ خوشبو کے دھارے ہیں
اپنے دل میں بستے ہیں
یہ آنکھوں کے تارے ہیں
سب کو اچھے لگتے ہیں
سب کے راج دلارے ہیں
یہ قدرت کے موتی ہیں
حق نے آپ سنوارے ہیں
ان کی خوشبو لے لو سب
پھول گلاب یہ سارے ہیں
ہر میدان میں جیتے ہیں
ہم اپنا دل ہارے ہیں
پھول حسین یہ آنگن میں
رب نے آپ اتارے ہیں
بچے کتنے پیارے ہیں
یہ خوشبو کے دھارے ہیں

مدارسہ

مدارسہ	روشنی	کا	مرکز	ہے
مدارسہ	آگہی	کا	مرکز	ہے
مدارسہ	کمال	سے	ملتا	ہے
مدارسہ	ظلمتوں	کو	زوال	ملتا ہے
مدارسہ	حکمتوں	کا	گلشن	ہے
مدارسہ	راحتوں	کا	دامن	ہے
مدارسہ	سکون	میں	ملتا	ہے
مدارسہ	زیست	کو	تازہ	خون ملتا ہے
مدارسہ	خوشبوؤں	کا	پیکر	ہے
مدارسہ	عظمتوں	کا	محور	ہے
مدارسہ	دل	سے	ہم	کو پیارا ہے
مدارسہ	خوب	اور	نیارا	ہے
مدارسہ	مرکز	تجلی	ہے	
مدارسہ	مرکز	تشفی	ہے	

مدرسہ علم کا سمندر ہے
 ساری دانش اسی کے اندر ہے
 مدرسہ مرکز بصیرت ہے
 مدرسے ہی میں علم و حکمت ہے
 مدرسے سے وقار ملتا ہے
 زندگی کو نکھار ملتا ہے
 جان و دل کو قرار ملتا ہے
 ایک ذوق بہار ملتا ہے
 مدرسہ ایک بابِ حکمت ہے
 مدرسہ تو مثالِ جنت ہے

چاند تارے

امبر لگتے چہ ہیں چاند تارے
کتنے کتنے پیارے
رستہ دکھائیں ہم کو
یہ بھائیں ہم کو
رہتے ہیں آسماں پر
بھٹکے ہوؤں کے رہبر
کتنے کتنے خوشنما ہیں
اپنے اپنے رہنما ہیں
اللہ نے ہم سب کو
بنائے دکھائے
صد شکر ہے خدایا
تو نے انہیں بنایا

تارے
اور

سنائیں
جگمگائیں

باتیں
راتیں

ہم ان کو دیکھتے ہیں
ہم ان کو چاہتے ہیں

ہیں چاند تارے اچھے
سارے کے سارے اچھے

اچھے بچے

جو بھی اچھے بچے ہیں
اپنی بات کے سچے ہیں
اپنے کام کے پورے ہیں
ہوتے نہیں ادھورے ہیں
صبح سویرے اٹھتے ہیں
ہاتھ اور منہ وہ دھوتے ہیں
سب نمازیں پڑھتے ہیں
اور تلاوت کرتے ہیں
باغ میں سیر کو جاتے ہیں
سب کے من کو بھاتے ہیں
کرتے ہیں سب کی تعظیم
ہوتی ہے ان کی تکریم
مانیں حکم بزرگوں کا
ساتھ رکھیں وہ اچھوں کا

جوتے وہ چمکاتے ہیں
 اپنی شان دکھاتے ہیں
 گیت وفا کے گاتے ہیں
 گلشن کو مہکاتے ہیں
 پھولوں جیسے ہوتے ہیں
 وقت پہ اٹھتے سوتے ہیں
 ہوتے کتنے اچھے ہیں
 جو بھی ایسے بچے ہیں

بچے کتنے پیارے

بچے کتنے پیارے ہیں
سب کے راج دارے ہیں

بھولے بھالے ہوتے ہیں
کیا متوالے ہوتے ہیں

جب یہ باتیں کرتے ہیں
دل خوشیوں سے بھرتے ہیں

یہ معصوم فرشتے ہیں
میٹھے میٹھے رشتے ہیں

جگنو جیسے ہوتے ہیں
دن اور رات کو سوتے ہیں

تتلی یہ بن جاتے ہیں
روٹھ کے یہ من جاتے ہیں

بچے پھول ہیں

بچے پھول ہیں جنت کے
رونق گھر میں بچوں سے
ہر جا ان کی خوشبو ہے
روشن ان سے کوکو ہے
بچے کتنے پیارے ہیں
سب آنکھوں کے تارے ہیں
بچے شان دکھاتے ہیں
سب کے دل کو بھاتے ہیں
بچے پھول اور کلیاں ہیں
ان سے روشن کلیاں ہیں
بچے جب مسکاتے ہیں
سب خوشیوں سے گاتے ہیں
بچے مستقبل اپنا
بچے جان اور دل اپنا

ماں اللہ کی رحمت

ماں اللہ کی رحمت ہے
 ماں اللہ کی نعمت ہے
 کتنا پیارا رشتہ ہے
 ماں تو ایک فرشتہ ہے
 بچے پر جاں دیتی ہے
 پھر بھی یہ کیا لیتی ہے
 ہر دم الفت کرتی ہے
 بچے کا دم بھرتی ہے
 ماں بے لوث محبت ہے
 ماں دنیا میں راحت ہے
 ماں کے دم سے جنت ہے
 ماں کے دم سے چاہت ہے
 ماں انمول محبت ہے
 ماں شفقت ہی شفقت ہے
 ماں ایمان ہمارا ہے
 ماں مضبوط سہارا ہے

باب

اپنے بچوں کیلئے ہر غم اٹھائے
زخم سہہ کر بھی ہمیشہ مسکرائے
علم کے زیور سے کرتا ہے مزین
خود پڑھا لکھا نہیں بچے پڑھائے
دن ڈھلے آئے تھکن سے چور گھر میں
اور بچے دیکھ کر دکھ بھولے جائے
گھونسلے جیسے بناتے ہیں پرندے
اپنے بچوں کیلئے اک گھر بنائے
شہر کی گلیوں میں بیچے جنسِ محنت
اور پھر رزقِ حلال ان کو کھلائے
خود اندھیروں میں بھٹکتا ہے جہاں میں
روشنی کو ڈھونڈھ کر وہ گھر میں لائے
اے ریاضِ اپنی دعا ہے اب یہی تو
اے خدا رکھنا تو اس پر اپنے سائے

درخت

ہر اک موسم میں کتنے سخت جاں ہیں
نہ جانے کتنی سہتے بجلیاں ہیں

وہی رہتے ہیں ان میں گھر بنا کر
پرندوں کے یہی تو آشیاں ہیں

بھرے سینے ہیں ان کے الفتوں سے
وفاؤں کے یہی تو راز داں ہیں

مسافر دم یہاں لیتے ہیں اکثر
کماتے روز و شب یہ نیکیاں ہیں

جلے سورج یا بارش ہو رہی ہو
ہمارے سر کے اوپر سائباں ہیں

بنے ہیں شان گلزارِ جہاں کی
یہی بے شک نشانِ گلستاں ہیں

انہی کے دم سے جلتے ہیں یہ چولہے
بہت سارے گھروں کے پاسبان ہیں

یہ صدیوں سے یونہی ہیں محو خدمت
زمانوں کی سناتے داستاں ہیں

ریاض اب اور کیا ہم لکھ سکیں گے
یہ پہلے دن سے اپنے مہرباں ہیں

نیا سال آیا

خوشی سب مناؤ نیا سال آیا
نئے گیت گاؤ نیا سال آیا
وفا کے ترانے محبت کے نغمے
سبھی گنگناؤ نیا سال آیا
نیا دور آیا یہ خوشیاں ہی لایا
سبھی جھوم جاؤ نیا سال آیا
محبت کے جذبے سے ہر اک کو اپنے
گلے سے لگاؤ نیا سال آیا
دُعا ہے مری یہ تو پیارے خدا سے
سدا مسکراؤ نیا سال آیا
ستارے چمکتے فلک پر ہیں جیسے
یونہی جھلملاؤ نیا سال آیا
یہ ملت کی کشتی ہے اس کو بچاؤ
کنارے پہ لاؤ نیا سال آیا

پڑھو اور لکھو بڑے بنتے جاؤ
وطن کو سجاؤ نیا سال آیا
پرانے مسافر ہیں جتنے بھی ان کو
نئی راہ دکھاؤ نیا سال آیا
جو بھٹکے ہوئے ہیں انہیں تم بھی بچو
کنارہ دکھاؤ نیا سال آیا

پیاری ماں

یہ ہے میری پیاری ماں
اس پر واری میری جاں
غصے میں جب آتی ہے
چین کہاں پھر پاتی ہے
فوراً ہی من جاتی ہے
کھانے مجھے کھلاتی ہے
میرے کپڑے سیتی ہے
دیکھ کے مجھ کو جیتی ہے
جوتے پالش کرتی ہے
دم سے دم یہ بھرتی ہے
بابو مجھے بناتی ہے
گیت خدا کے گاتی ہے
گھر کو صاف بھی کرتی ہے
اللہ ہی سے ڈرتی ہے
ماں جب خوش ہو جاتی ہے
سب دنیا مسکاتی ہے

ماں اللہ کی نعت

دنیا میں جو بسطوت ہے
یہ تو ماں کی بدولت ہے

ماں کے دم سے طاقت ہے
ماں کے دم سے رفعت ہے

ماں دنیا میں الفت ہے
ہر مشکل میں ہمت ہے

ماں کے دم سے چاہت ہے
پھر دنیا بھی جنت ہے

ماں تو سراپا شفقت ہے
ماں انمول محبت ہے

ماں کتنی پر عظمت ہے
ماں اللہ کی نعمت ہے

گلشن کی مہرکار

گلشن کی مہرکار ہیں بچے
دنیا کی چہکار ہیں بچے

یہ ہیں پیارے رب کا تحفہ
قدرت کے اسرار ہیں بچے

نیکی ہی نیکی کے پیکر
کتنے خوش اطوار ہیں بچے

معصومی، سچائی ان سے
سچ ہی کا اقرار ہیں بچے

ان سے شادابی ہے جہاں کی
خوشیوں کے آثار ہیں بچے

ساری رونق ان کے دم سے
دلبر ہیں دلدار ہیں بچے

بات ہماری سن لینے کو
ہر لمحہ تیار ہیں بچے

ان کے دم سے گھر گھر مہکے
کتنے خوشبودار ہیں بچے

ان کے باعث رنگ بنے ہیں
انگنوں کی پھوہار ہیں بچے

آنے والا، کل ہے ان کا
ملت گئے سالار ہیں بچے

مٹا خان

دیکھو یہ ہے مٹا خان
کھاتا ہے یہ اصلی پان
کام نرالے ہیں اس کے
ہے یہ بہت بڑا نادان
ہر اک کام ہی جانے ہے
خود کو کہتا ہے اُن جان
ہر دم مار پڑے اس کو
لوگ کہیں اس کو شیطان
ہر دم پھرتا رہتا ہے
ہوتا ہے یونہی ہلکان
اپنے پاؤں پر چل کر
دیکھا اس نے پاکستان
اپنی آپ کرے تعریف
آپ بنائے اپنی شان

اپنی مشہوری چاہے
دیتا ہے ہر روز بیان

اتنا کھاتا ہے کم بخت
روز ہی مانگے گوشت نان

سر پر گپڑی رکھتا ہے
گپڑی ہے اس کی پہچان

دیکھو یہ ہے متا خان
کھاتا ہے یہ اصلی پان

چڑیا

یہ پیاری سی چڑیا ہے
قدرت کی اک گڑیا ہے

یہ فطرت کا تحفہ ہے
یہ اللہ کا عطیہ ہے

دانا دزکا چگتی ہے
کتنی خوش خوش رہتی ہے

ہر دم چوں چوں کرتی ہے
اللہ کا دم بھرتی ہے

رنگ برنگی ہوتی ہے
راتوں کو یہ سوتی ہے

صبح سویرے اٹھتی ہے
دن بھر اڑتی رہتی ہے

سب دنیا کو تکتی ہے
دیکھو کب یہ تھکتی ہے

انساں کی یہ ساتھی ہے
اس کے گھر میں رہتی ہے

اس کی چونچ نرالی ہے
چڑیا ہمت والی ہے

دبلی تپتی چڑیا ہے
دھن کی پکی چڑیا ہے

چڑیا کتنی پیاری ہے
سب کی راج . دلاری ہے

رضا کار

جو رضا کار جگ میں ہوتا ہے
وہ وفادار جگ میں ہوتا ہے
کب بھلا چین سے وہ سوتا ہے
بیچ اپنی وفا کے بوتا ہے
آگ میں کود کر بچاتا ہے
پانیوں میں بھی ڈوب جاتا ہے
سب جہاں کے وہ کام آتا ہے
سب کو رستہ وہی دکھاتا ہے
زلزلہ ہو یا قحط ہو کوئی
اس کو پائے گا ڈھونڈے جو کوئی
جنگ کے دور میں بھی کام کرے
زندگی اپنی یوں تمام کرے
کام کرنے سے جی چرائے کب
اس کو مطلوب بس رضائے رب

نہروں ندیوں میں اور نالوں میں
 سب کام کرتا ہے سارے حالوں میں
 دیکھو خوب گرمی ہے یا کہ سردی ہے
 اس کی پہچان اس کی وردی ہے
 اہل ملت کے کام آتا ہے
 ہر کسی پر وہ جاں لٹاتا ہے
 اس کام کرتا ہے ریگزاروں میں
 اس چڑیا
 اس کے جلوے ہیں لالہ زاروں میں
 وہ بہار و خزاں میں کام کرے
 یوں وہ سارے جہاں کو رام کرے
 وہ وطن کی اساس ہوتا ہے
 کچھ نہیں اس کے پاس ہوتا ہے
 وقت آنے پہ جان دیتا ہے
 ہر کڑا امتحان دیتا ہے
 جان ملت پہ وار دیتا ہے
 اس کے بدلے میں کچھ نہ لیتا ہے





ایوارڈز

- ۱- قومی سیرت ایوارڈ 2003
- ۲- صوبائی سیرت ایوارڈ 2003
- ۳- شیر افضل جعفری ایوارڈ 2004
- ۴- بری نظامی ایوارڈ 2002
- ۵- حافظ لدھیانوی نعت ایوارڈ 2000
- ۶- ڈاکٹر ریاض مجید ادبی ایوارڈ 2005
- ۷- پنجابی سیرت ایوارڈ 2004
- ۸- بزم کلیم ایکسی لینس ایوارڈ 2004
- ۹- ساؤتھ ایشیا پیلی کیشنز سٹار ایوارڈ 2004
- ۱۰- حسن کارکردگی ایوارڈ 2004

تعارف

نام ریاض احمد قادری
 ولدیت غلام نبی مغل قادری
 تاریخ پیدائش ۶ مئی ۱۹۶۵ء
 تعلیم ایم۔ اے (انگریزی)،
 ایم۔ اے (اُردو) بی۔ ایڈ
 مصروفیت لیکچرر شعبہ انگریزی
 گورنمنٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد۔

مصنف کا ادبی سفر

- ۱- نکہت نعت (اردو نعتیہ مجموعہ)
- ۲- تصور سبز گنبد (پنجابی نعتیہ مجموعہ)
- ۳- کلیاں چاند ستارے (بچوں کی شاعری)